ہندکو زبان-ہزارہ کا تاریخی و ثقافتی ورثہ

Hindko Language: A Cultural Heritage of Hazara

ڈاکٹر محمد رضوان*

صدف بٹ**

Abstract

Language is a foremost important ingredient of an ethno-nationalist identity of the people who used to live in a specific area. It is a system of communication and exchange of ideas, opinion, knowledge, declarations and feelings etc. Hindko, one of the oldest languages of the Indian Subcontinent, is a cover term for a diverse group of Lahnda reflecting the north-western Indo-Aryan varieties. Currently, it is a dominant language of the north-eastern part of Pakistan where almost four million speakers of Hindko language live primarily in Hazara, Kashmir, Peshawar, Kohat and Attock etc. Unlike many other spoken-languages of the region, Hindko can be written in Shah Mukhi script, however, it remained unexplored for a long time. Neglect of this important language was finally felt by the dwellers of Hazara and other regions of Hindkowan in early 1990s when Hindko Adbi Board was formulated which took revolutionary steps to promote the language up to greater extent. Current study urges the Hindko speaking people to preserve it for their coming generations without intervention of any other language.

---

* چیئرمین و ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ مطالعہ پاکستان، ایبٹ آباد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، ایبٹ آباد۔

** ایم فل سکالر، شعبہ مطالعہ پاکستان، ایبٹ آباد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، ایبٹ آباد۔

تعارف

زبان بنی نوع انسان کے درمیان رابطے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ انگریز ماہر اصوات اور ماہر لسانیات ہنری سویٹ نے زبان کی تعریف کچھ یوں کی ہے:

''زبان ہمارے خیالات اور تصورات کا وہ اظہار ہے جو گفتاری آوازوں کو جملوں میں ڈھال کر پیش کرے''۔ ۱

اسی طرح امریکی ماہر لسانیات برنارڈ بلاج اور جارج ایل ٹریگر نے زبان کی تعریف میں کچھ اس طرح سے لکھا ہے:

"A language is a system of arbitrary vocal symbols by means of which a social group cooperates"2

ایک اندازے کے مطابق دنیا میں اس وقت سات ہزار کے لگ بھگ زبانیں بولی جا رہی ہیں۔ روئے زمین پر انسان غالباً وہ واحد تخلیق ہے جو اپنے خیالات و احساسات کا اظہار زبان سے کرتی ہے۔ زبان کی عمر کا اندازہ لگانے کے لئے آثار قدیمہ کے ماہرین نے ایشیاء، یورپ اور افریقہ میں قدیم غاروں کا کھوج لگایا ہے، جن کے اندر مصوری اور سنگ تراشی کے وہ نمونے ملے ہیں، جو لگ بھگ ۳۵۰۰۰ سے ۱۰،۰۰۰ قبل مسیح پرانے ہیں۔۳ مختلف ماہرین نے مصوری اور سنگ تراشی کو Earliest precursors کہا ہے اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ لکھنے کے لئے زبان پر عبور حاصل ہونا ازحد ضروری ہوتا ہے۔

اپنے انہی دعوؤں کے دفاع میں وہ کچھ یوں رقم طراز ہیں:

"Writing is a set of visible or tactile signs used to represent units of language in a systematic way.4

اس تعریف کو بنیاد بنا کر باآسانی یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ قدیم مصورات اور سنگ تراشی زبان کی غیر موجودگی میں ممکن نہیں تھے۔ جہاں تک لکھائی کی بات ہے تو ۵۳۰۰ قبل مسیح میں Mesopotamia میں Cuneiform writing style کا آغاز ہوا اور دنیا میں جو زبان پہلی مرتبہ لکھی گئی وہ Sumarian تھی۔۵ تاہم اس بات میں کوئی دو رائے نہیں کہ زبان کا وجود اس وقت سے تھوڑا قبل ظہور پذیر ہوا تھا جب انسانوں نے لکھنا سیکھا تھا جس

کی بناء پر غالب گمان یہ ہے کہ زبان کی کم سے کم تاریخ ۵۳۰۰ سے ۱۰،۰۰۰ قبل مسیح ہے۔

پاکستان قدیم زبانوں کا گہوارہ

کئی قدیم تہذیبوں کا امین پاکستان بہت سے علاقوں اور زبانوں کی نمائندگی کر رہا ہے۔ یہ دنیا کے ان چند ممالک کی فہرست میں شامل ہے، جہاں کثیر تعداد میں زبانیں بولی جاتی ہیں جب کہ پاکستان کا جنت نظیر علاقہ گلگت بلتستان ۳۰ سے زائد زبانوں کی نمائندگی کے ساتھ سر فہرست ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر تفسیر احمد کے مطابق پاکستان میں ۶۵ سے ۷۵ زبانیں بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔٦

یہاں بولی جانے والی بڑی زبانوں اور مقامی بولیوں میں کافی حد تک ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سرائیکی، پنجابی اور ہندکو بولنے والے ایک دوسرے کی بات آسانی سے سمجھ لیتے ہیں۔ پاکستان کی سرزمین اُن قدیم زبانوں کی بھی سرپرست رہی ہے جو آج زندہ نہیں ہیں مگر قدیم تہذیبوں کی عکاس ہیں۔ پانچ ہزار سال قدیم موہنجوداڑو کی پراکرت زبان اور گلگت بلتستان کی ڈوماکی زبان اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ سرزمین ہر لحاظ سے ایک منفرد دھرتی ہے جس میں بولے جانے والی ہر زبان اپنی الگ شناخت اور تاریخی پس منظر رکھتی ہے اسی سلسلے کی ایک اہم زبان ہندکو بھی ہے۔

تاریخ ہندکو: ایک جائزہ

صوبہ خیبرپختونخواہ اور اس کے گرد و نواح کے بعض علاقوں میں بولی جانے والی زبان ہندکو کو قدیم آریائی زبان کا جانشین قرار دیا جاتا ہے۔ جب کہ ہزارہ کے اکثریتی علاقوں میں ہندکو بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ ہزارہ سات اضلاع پر مشتمل وہ علاقہ ہے جو برطانوی راج کے دوران پنجاب کا حصہ تھا۔٧ تاہم ۱۹۰۱ء کو شمال مغربی صوبے کے قیام سے اس کو نئے بننے والے صوبے کا حصہ بنا دیا گیا۔ ۱۹۷۰ء میں ہزارہ ڈسٹرکٹ میں دو قبائلی ایجنسیوں کو شامل کر کے ڈویژن کا درجہ دے دیا گیا اور ایبٹ آباد کو اس کا صدر مقام بنایا گیا۔٨ ایبٹ آباد، ہری پور اور مانسہرہ ہزارہ ڈویژن کے وہ اضلاع ہیں جہاں کی شرح

خواندگی قابل تقلید ہے۔ جب کہ سات اضلاع کی مختلف النوع ثقافت ہزارہ کو منفرد مقام دلاتی ہے۔ دریائے سندھ کے ساتھ قربت اور دنیا کے ایک اہم عجوبے شاہراہ قراقرم کی موجودگی نے اسے اور بھی منفرد بنا دیا ہے۔ جیسا کہ عموماً مانا جاتا ہے کہ ہزارہ میں سب سے زیادہ بولی اور سمجھی جانے والی زبان ہندکو ہے۔ تقریباً ۹۴ فیصد لوگ ہندکو بولتے اور سمجھتے ہیں۔ دیگر زبانوں میں گوجری، سرائیکی، پشتو اور کوہستانی ہزارہ کی بڑی زبانیں ہیں۹۔

ہندکو زبان کی تاریخ نہایت قدیم ہے۔ ہزارہ کے معروف سکالرز نے چوتھی عالمی ہندکو کانفرنس (ہری پور) میں ہندکو زبان کی تاریخ پر عمیق روشنی ڈالی ہے۔ مؤرخین کے مطابق ہندکو زبان تقریباً ۵۵۰۰ سال قدیم ہے جو کہ گندھارا تہذیب کی تاریخ سے بھی زیادہ پرانی ہے۔ بعض مؤرخین کے خیال میں پنجابی، سرائیکی اور پہاڑی بولیوں نے ہندکو سے جنم لیا ہے۔ جدید زبان اردو نے بھی بہت سے الفاظ ہندکو سے مستعار لیے ہیں۔۱۰

ہندکو دراصل دو الفاظ کا مجموعہ ہے: ہند سے مراد ہندوستان اور کو کا معنی پہاڑ ہے۔ یوں ہندکو کا لفظی معنی ہندوستان کے پہاڑ ہے۔۱۱ تاہم اس سے ملتی جلتی زبانیں جیسے پنجابی، سرائیکی، ہندی اور اردو ہزارہ میں آسانی سے سمجھی اور بولی جاتی ہیں۔ ہندکو ہزارہ کے علاوہ پشاور، کوہاٹ، ڈیرہ اسماعیل خان، نوشہرہ، آزاد جموں و کشمیر اور مری کے بعض علاقوں میں بھی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔۱۲ تاہم اس قدیم زبان کو انڈو آریان زبانوں کی لاہندہ گروپ سے جوڑا جاتا ہے۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے:

> It has been claimed that during the pre Islamic era, the language of masses was refined by the ancient grammarian Panini, who documented the rules of an ancient language Sanskrit, which was used principally for the Hindu scriptures. Meanwhile, the vernacular languages of the masses called Prakrits was developed into many languages and dialects which speads over the northern parts of South Asia. Hindko is believed to be akin to Prakarits, which shows clear affinity to Lahanda sub group of Indo Aryan tongues. ۱۳

اس بات میں کوئی دو رائے نہیں کہ ہندکو زبان برصغیر کی ایک قدیم اور مروجہ زبان ہے۔ تاہم ہزارہ کی اس زبان کے اکثر بولنے والے زیادہ تر دیہات میں مقیم تھے جو کہ

مختلف نسلوں اور اقوام سے تعلق رکھتے تھے۔ ان میں بڑی تعداد ان پشتونوں کی بھی تھی جو اسے یا تو مادری زبان کے طور پر بولتے تھے یا پھر دوسری زبان کے طور پر۔ آج بھی ہندکو بحیثیت مادری زبان بولنے والوں میں ترین، یوسف زئی، جدون، طاہر خیلی، لودھی اور تنولی شامل ہیں جو دراصل پشتون قبائل ہیں۔ اسی طرح ہزارہ کے دوسرے قبائل جیسا کہ سید، مغل، کڑلال، ترک، قریشی اور اعوان بھی ہندکو بولنے والے ہیں۱۴۔

ہندکو زبان کے متعارف کرائے گئے حروف تہجی کی تعداد 39 ہے۔ جوکہ ماہر لسانیات ڈاکٹر الٰہی بخش اعوان نے ترتیب دیئے ہیں اور ماہرین کی اکثریت کی منظوری کے بعد گندھارا ہندکو بورڈ نے انہیں شائع کیا ہے۔۱۵ اس کے بعد ہندکو زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کی سعادت حیدر خان کو نصیب ہوئی جب کہ خیبرپختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ نے ہندکو زبان پر تعلیمی کتب کا اجراء کر کے پرائمری سطح پر ان کا نفاذ لازمی قرار دیا ہے۱۶۔

یہ بات یقینی ہے کہ صوبے کے سرکاری تعلیمی اداروں میں پرائمری سطح پر ہندکو زبان پڑھانے سے اس زبان کو نہ صرف ترقی نصیب ہو گی بلکہ ہم ہزارہ کے تاریخی ورثے کی حفاظت بھی کر سکیں گے۔

موجودہ دور میں گندھارا ہندکو اکیڈمی نے بچوں کے لیے ہندکو زبان (Android App) کا آغاز کیا ہے جس کی مدد سے بچوں کو ہندکو حروف تہجی بہتر انداز میں سکھائے جا سکتے ہیں۔ گندھارا ہندکو اکیڈمی کے جنرل سیکرٹری محمد ضیاء الدین نے ان حروف تہجی کو متعارف کرواتے ہوئے اس App کو بچوں کے لئے خوش آئند قرار دیا ہے۔۱۷ اس سے آنے والی نسلوں کو ہندکو زبان کے حروف تہجی کا اندازہ ہو گا اور اس زبان پر مکمل عبور حاصل کر سکیں گے۔ یہی نہیں، گندھارا ہندکو اکیڈمی نے اس سے قبل ہندکو زبان Proverb App کا بھی اجراء کیا تھا۔ Hindko Matlaan کے نام سے جاری اس App کو کافی مقبولیت بھی حاصل ہوئی تھی۔۱۸

ہندکو زبان: ہزارہ کا تاریخی ورثہ

ہندکو زبان ہزارہ کے اُن کرداروں کی شخصیت کا بھی حصہ رہی ہے جن کے تذکرے کے بناء علاقے کی تاریخ ادھوری ہے۔ ان میں تاریخ ہزارہ کا معروف کردار اور بانی شہر ہری پور خالصہ آرمی کے جنرل سردار ہری سنگھ نلوہ بھی سرفہرست ہیں۔ اگرچہ آپ کی مادری زبان پنجابی تھی تاہم ۱۸۲۲ء سے لے کر۱۸۳۷ء تک ہزارہ کے گورنر کی حیثیت سے آپ نے جو یہاں پندرہ برس گزارے، اس عرصے نے آپ کی بولی پر بھی اثر ڈالا۔۱۹ ہری سنگھ نے پہلے پہل پنجابی میں ہندکو زبان کے الفاظ کی ملاوٹ کی۔ پھر آپ روانی سے ہندکو بولنے اور سمجھنے لگے۔ اوتار سنگھ سندھو نے آپ کی سوانح عمری میں یہ انکشاف کیا ہے کہ ہری سنگھ گورنر ہزارہ کے طور پر اکثر اوقات اپنے احکامات صادر کرنے کے لئے اسی زبان کا استعمال کیا کرتے تھے۔۲۰ ہزارہ میں مقیم ہری سنگھ کی فوج کے سپاہی بھی رفتہ رفتہ پنجابی زبان میں ہندکو کے الفاظ کی ملاوٹ کر کے بولنے لگے۔ یوں اس زبان نے بھرپور ترقی کی اور آج ہزارہ میں یہ ہر خاص و عام کی شخصیت کا خاصہ ہے۔

اسی طرح ہزارہ کی تاریخ کا ایک اور امر کردار اور شہر ایبٹ آباد کا بانی جیمز ایبٹ اس زبان کا رسیا نکلا۔ انہوں نے جب سرزمین ہزارہ پر قدم رکھا اور سکھ گورنر چتر سنگھ اٹاری والا کے ایڈوائزر کے طور پر کام شروع کیا، تو ہندکو زبان میں بھرپور دلچسپی لینا شروع کی۔ جیمز ایبٹ کو کام کے سلسلے میں اکثر ہزارہ کے مختلف مقامات پر قبائل سے ملاقات اور نقشہ بندی کے لئے جانا پڑتا تھا۔ یوں ہزارہ بھر کے ان وقتاً فوقتاً دوروں نے جیمز ایبٹ کو ہندکو زبان سے قریب تر کیا۔ آپ نے نہ صرف ہندکو زبان سیکھی بلکہ اس پر عبور بھی حاصل کر لیا۔۲۱ ایبٹ نے اپنی ڈائری میں اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ ہندکو زبان نہایت شیریں،دلچسپ اور سیکھنے میں آسان ہے۔۲۲ آپ نے ریزنٹ ہنری لارنس کو لکھا کہ یہاں کی زبان لطافت اور سادگی سے بھرپور ہے۔ لوگ ٹراؤزر کو سوتھن کہتے ہیں۔ شوربہ (Curry) کے لئے لوتر کا لفظ استعمال کرتے ہیں، سبز مرچوں کو نیلی مرچیں کہتے ہیں اور مجھے کاکا کہہ کر پکارتے ہیں۔۲۳

جب دوسری اینگلو سکھ وار(۱۸۴۸ء-۴۹) میں انگریزوں کی فتح کے بعد جیمز ایبٹ کو ہزارہ کا پہلا ڈپٹی کمشنر بنایا گیا تو آپ نے ہزارہ کے تمام قبائل کو اپنا اسیر بنایا۔ نہ صرف اُن کا اعتماد حاصل کیا بلکہ یہاں کے عوام میں خواص کے دلوں میں بھی جگہ بنائی۔۲۴ اکثر مؤرخین کے نزدیک یہ سب ہندکو زبان کی بدولت ممکن ہو سکا کیوں کہ اگر جیمز ایبٹ ہندکو زبان پر عبور حاصل نہ کرتے تو عوام سے ان کی دوری کبھی ختم نہ ہوتی۔ دوسرے حکام کے برعکس آپ نے ہر صبح لگائی جانے والی کھلی کچہری میں عوام کے مسائل ذاتی طور پر سنے اور اکثر اوقات ہندکو میں ہی فیصلے صادر کیے۔ یوں عوام کے دلوں پر لازوال حکومت کی۔۲۵ اسی زبان کی بدولت انہیں آج بھی یاد رکھا جاتا ہے۔ حقیقتاً ہندکو ہزارہ کا وہ تاریخی و ثقافتی ورثہ ہے جس نے ہر دور میں ایک شاندار ماضی ورثے میں چھوڑا ہے۔

ہزارہ میں ہندکو کی تحریک پاکستان میں کردار کا جائزہ

ہندکو زبان صوبہ خیبرپختونخوا کی دوسری بڑی زبان اور سرزمین ہزارہ کی پہچان ہے۔ یہ زبان قیام پاکستان سے قبل بھی اہلِ ہزارہ کے درمیان رابطے اور اتحاد کا واحد ذریعہ تھی۔ اس کے ذریعے یہاں کے مسلمانوں نے نظریہ پاکستان کے مقاصد اور قائداعظم کے ارشادات و فرمودات کو ہزارہ کے کونے کونے میں پہنچایا۔ شہری و دیہی آبادی نے یک جان ہو کر آل انڈیا مسلم لیگ کی بھرپور حمایت کی اور یوں ایک آزاد اور خود مختار اسلامی مملکت کے قیام کے لئے شب و روز جدوجہد کر کے اس کا بھرپور ساتھ دیا۔۲۶ ہزارہ کی اکثریت کو متحد رکھنے میں ہندکو زبان نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ اسی کی بدولت ہزارہ کے علماء و صوفیائے کرام نے تحریکِ پاکستان میں جو لازوال رنگ بھرے اس کا ثبوت ریفرنڈم میں ہزارہ کی ۱۰۰ فیصد شمولیت اور پاکستان کے حق میں ۹۹ فیصد ووٹوں سے عیاں ہے۲۷۔ تاہم اس کامیابی کی پُشت پر یہاں کے بہت سے رہنماؤں کی دن رات کی محنت شامل تھی۔

حاجی عبداللہ، قاضی محمود، محمد گل مرحوم، بابا احمد علی، مولوی عبدالکریم، مولوی عبدالرحمٰن، مولانا محمد اسحاق مانسہروی اور مولوی محمد عرفان ہزارہ کے وہ رہنما ہیں جنہوں نے تحریک پاکستان کے دوران اپنی مجاہدانہ سرگرمیوں کو بھرپور انداز میں جاری رکھا۔۲۸ ہندکو زبان کے

پراثر الفاظ کے کثیر استعمال اور تقاریر سے آپ نے ہزارہ کی قسمت کو بدلا۔ اسی ضمن میں ۲۱-۲۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء میں مانسہرہ میں پاکستان کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس کانفرنس نے آل انڈیا مسلم لیگ کو ہزارہ بھر میں مزید مقبول بنا دیا۔ ہزارہ مسلم لیگ کے اہم کارکنان خان فقیرا، علی گوہر خان، راجا حیدر خان اور ہزارہ لیگ کے صدر جلال الدین المعروف جلال بابا نے ہندکو زبان میں شعلہ انگیز تقاریر کر کے کانفرنس کو کامیاب بنانے میں بے حد اہم کردار ادا کیا۔۲۹ مقامی زبان میں کی گئی بیش تر تقاریر نے ہزارہ کے عوام میں ایک الگ وطن حاصل کرنے کی وہ تڑپ پیدا کی۔ جس نے مستقبل میں ہزارہ کو ایک آزاد مسلم ملک کا حصہ بنا دیا۔

ہندکو زبان کو درپیش مسائل اور حل

آزادی حاصل کرنے کے بعد ہزارہ کی اس اہم زبان نے ترقی کے مراحل بتدریج طے کیے۔ اس کو باقاعدہ نصاب میں شامل کیا گیا، جس سے اس کی ترویج و اشاعت میں اہم موڑ آئے۔ تاہم نسل درنسل منتقل ہونے والے اس تاریخی و ثقافتی ورثے کو آج خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ دوسری زبانوں بالخصوص اُردو کی ملاوٹ سے اس کا قدیم رنگ گہنا دیا ہے۔ گندھارا ہندکو بورڈ اور گندھارا ہندکو اکیڈمی دن رات ہندکو زبان کی ترقی و ترویج کے لیے کام کر رہی ہیں۔ ہزارہ ڈویژن ہندکو زبان کی آماجگاہ ہے۔ آزادی سے قبل ہزارہ کے ایک بڑے حصے میں تنولی قبیلہ کی حکومت تھی جو کہ ریاست امب کے حکمران تھے۔ یہاں کی اکثریتی زبان ہندکو ہی تھی۔ یہ زبان آج بھی صوبہ خیبرپختونخوا کے علاوہ پنجاب اور کشمیر کے بعض علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ ہندکو کے مختلف لہجے ہیں جو کسی حد تک ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ مثلاً ایبٹ آباد کی ہندکو، ہری پور کی ہندکو، مانسہرہ کی ہندکو، تنولی ہندکو، اٹک کی ہندکو، پشاور کی ہندکو، کوہاٹ کی ہندکو اور مظفر آباد کی ہندکو وغیرہ۔۳۰ اگرچہ ۲۰۱۶ء کے اعداد کے مطابق 3.7 ملین سے زائد لوگ ہندکو بولتے ہیں جو پشاوری، کوہاٹی، چھاچھی، ہزارہ یا تنولی لہجوں میں اس زبان کو اپنائے ہوئے ہیں۔ تاہم ہندکو بولنے والے

افراد میں معمر افراد سرفہرست ہیں جو بغیر کسی زبان کی ملاوٹ کے یہ زبان بولتے ہیں اور ان کی کثیر تعداد کا تعلق ہزارہ کی دیہی آبادی سے ہے۔ آج کی نوجوان نسل ہندکو میں اردو اور انگریزی کے الفاظ شامل کر کے بولنے میں فخر محسوس کرتی ہے جب کہ ہزارہ کی دیہی آبادی میں خالص ہندکو بولنے والوں کا تناسب شہروں کی نسبت زیادہ ہے۔۳۱ وہاں اکثر والدین اپنے بچوں کے ساتھ اسی زبان میں بات چیت کرتے ہیں مگر شہری آبادی میں ہندکو بولنے والوں کی تعداد میں سنگین کمی دیکھنے کو مل رہی ہے، جس کی بنیادی وجہ والدین کا اپنے بچوں کو ہندکو بولنے سے زبردستی روکنا ہے۔۳۲ یہاں بچوں کے ساتھ اردو یا انگریزی بولنے میں فخر محسوس کیا جاتا ہے۔ ہندکو زبان سے کنارہ کشی بدقسمتی سے وقت کی ضرورت سمجھی جا رہی ہے نتیجتاً یہاں کے بچے یا تو ہندکو بول ہی نہیں سکتے یا پھر معاشرے سے تعلق کے باعث اگر بولنے بھی لگیں تو بہت سی بنیادی اصطلاحات اور ترجیحات کو سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ ہزارہ کے تاریخی و ثقافتی ورثے کی ترقی و خوشحالی خطرے میں ہے۔۳۳ ان تمام حالات کے باوجود ہندکو کی ترویج و ترقی کے لیے مختلف ادارے اور افراد کوشاں ہیں۔ 1993 میں قائم شدہ گندھارا ہندکو بورڈ نے اس سلسلے میں نمایاں کام سرانجام دیئے ہیں۔ پروفیسر ظہور احمد اعوان اور اعجاز احمد قریشی کی قیادت میں اس بورڈ نے ہندکو کی پہلی ڈکشنری جب کہ ۲۰۰۷ء میں اس سلسلے کی دوسری ڈکشنری الٰہی بخش اعوان نے تیار کی۔ اسی طرح ادارہ فروغ ہندکو نے اس زبان کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ اسی ادارے کے زیرسایہ حیدرزمان حیدر نے قرآن پاک کا ہندکو ترجمہ کیا۔ اورنگزیب غزنوی کی قیادت میں ہندکو ماہانہ میگزین کا اجراء اس زبان کی ترقی میں اہم قدم ہے۔ پروفیسر شبیر احمد سوز نے آٹھ سے زائد ہندکو کتابیں لکھ کر اس زبان کا قرض اتارنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ ہندکو فلم ''چاچی چل کراچی'' نے اس زبان کو مزید علاقوں میں متعارف کروایا۔ تاہم اباسین آرٹ کونسل اور K-2 چینل کا قیام اس زبان کی ترویج میں انقلابی قدم قرار دیا جا سکتا ہے۔ ہندکو کا پہلا نصاب چوتھی سے بارہویں زبان تک تیاری کے مراحل میں ہے جس کا نفاذ اسی زبان کو بام عروج عطا کرے گا۔ حقیقتاً یہ زبان پاکستان

کی اُن نو جانی مانی زبانوں میں سے ایک ہے جس کی حفاظت کر کے ہم اپنی قدیم ثقافت کو منہدم ہونے سے بچا سکتے ہیں۔۳۴ نیز ہزارہ کی تمام یونیورسٹیوں میں ہندکو زبان و ادب کا شعبہ قائم کر کے اس زبان کو ہمیشہ کے لئے خالص رکھ سکتے ہیں۔۳۵ جس سے ہندکو زبان پر ہونے والی علمی تحقیق سے آنے والی نسلیں استفادہ کر سکیں گی۔

حرفِ آخر

زبان ہر لحاظ سے ایک مکمل انسانی میراث ہے۔ روئے زمین پر اس وقت انسان ہی وہ خوش قسمت مخلوق ہے جو اس دولت سے مالامال ہے۔ پاکستان کے صوبے خیبرپختونخوا اور اس کے گردونواح میں بولے جانی والی زبان ہندکو کا شمار دنیا کی قدیم ترین زبانوں میں کیا جاتا ہے۔ لفظ ہندکو کا مطلب ''ہند کے پہاڑ'' ہے جو فارس کے علاقوں میں تمام ہمالیہ کے سلسلے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اس زبان کو بولنے والوں کا کوئی خاص حوالہ نہیں ہے۔ یہ مختلف قوموں اور علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں لیکن ہزارہ ڈویژن کے مکین ہزارے وال یا ہندکو وان کہلاتے ہیں جب کہ پشاور میں ان کو خارے کے نام سے پکارا جاتا ہے جس کا مطلب پشاور شہر کے آبائی ہندکو وان لیا جاتا ہے۔ ہندکو زبان پاکستان کی ان نو زبانوں میں شامل ہے جو نہایت قدیم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک خطے کی ثقافت کی امین بھی ہیں۔ علاقے کی بہت سی دوسری بولیوں کے برعکس ہندکو زبان کا اپنا رسم الخط اور اسلوب ہے جسے شاہ مکھی کہا جاتا ہے، تاہم ہندکو ادبی بورڈ کا قیام اس زبان کی ترقی و ترویج میں سنگ میل ثابت ہوا جس کی بدولت ہندکو ڈکشنری، قرآن پاک کا ہندکو ترجمہ اور ہندکو سلیبس کی تیاری جیسے اقدامات ممکن ہوئے۔ اس زبان کو مزید ترقی ہزارہ کے ہندکو شعراء، ادیبوں اور لوک فنکاروں نے اپنے فن کے ذریعے دی۔ پشاوری، کوہاٹی، اعوان کاری، تنولی، چھاچھی اور ہزارہ ہندکو لہجوں نے مختلف قومیتوں اور علاقوں کو ایک منفرد شناخت عطا کی ہے جس کے باعث اسے پاکستان کی اہم ترین زبانوں میں شمار کیا جاتا ہے تاہم نسل درنسل منتقل ہونے والے اس تاریخی ورثے کو توجہ اور نگہداشت کی ضرورت ہے جس کی بدولت اسے بولنے والے فخر کے ساتھ آئندہ نسلوں کے لئے اصلی حالت میں محفوظ رکھ سکیں۔

حوالہ جات

1. Ignace J.Gelb, *"Sumerian Language", Encyclopaedia Britannica Online,* Encyclopaedia Britannica, Retrieved 30-07-2011.
2. Ibid.
3. Piotr Michalowski, *"Sumeries", The Cambridge Encyclopaedia of the World's Ancient Language,* Ed. Reger D. Woodard (2004, Cambridge University Press), pp. 19-59.
4. Ibid.
5. Ibid.
6. Daily Sabah, *"Pakistan A Land of Many Languages",* March 10, 2018..
7. Munsif Shahab, *History of Hazara* (Lahore: Taya son's Printers, 2004), pp. 5-11.
8. Ibid.
9. *Dawn,* March 25, 2012.
10. *The Express Tribune,* March 28, 2016.
11. Ibid.
12. Ibid.
13. *Daily Sabah,* March 10, 2018.
14. Muhammad Nawaz, *A Descriptive Study of Regimental and Selected Suprasegmental Features of Hindko Dialect* (Islamabad: International Islamic University, 2014), pp. 7-8.
15. *"Hindko Alphabets" List Submitted to Khyber Pakhtunkhwa Textbook Board,* The News, July 8, 2011.
16. Ibid.
17. *"Gandhara Hindko Academy Launches Hindko Language Android App for Children",* Gulf News, April 4, 2019
18. *"Hindko Proverbs Mobile App Launched",* Dawn, Oct 22, 2018.
19. Autar Singh Sandhu, *General Hari Singh Nalwa* (Lahore: Cunningham Historical Society, 1935), pp.141-50.
20. Ibid.
21. James Abbott, *The Assistant to the Resident at Lahore: Journals & Diaries of James Abbott* (Lahore, Punjab Govt. Publications, 1911), pp. 132-140.
22. Ibid.
23. Ibid., p. 141.
24. Sadaf Butt, *Sir James Abbott: Life & Works in Hazara* (Abbottabad:

Abbottabad University of Science & Technology, 2018), pp. 52-65.
25. Ibid, p. 70.
26. *Directorate General of Films & Publications, Ministry of Information & Media Development, Pakistan Chronology 1947-1997* (Islamabad: Printing Press of Pakistan. 1998), pp. 12-15.
27. Ibid.
28. Shair Bahadur Khan Panni, *Tareekh-e-Hazara* (Lahore: Maktaba Jammal Press,) pp. 455-80
29. *Muslim League Hazara, File No. 12/4/6(I), B.No. 49,* quoted in Mohammad Abid Hussain.
30. *The Express Tribune,* March 28, 2016.
31. Naseer Ahmed, *Analysis Hindko Matters, Dawn,* February 22, 2015.
32. Abdul Sami Paracha, *Role of Parents Highlighted in Preserving Hindko Culture, Dawn,* December, 05, 2016.
33. *Dawn,* March 19, 2007.
34. *The News,* February 22, 2019.
35. *Dawn,* October 02, 2016.